یدعو اصحابه الی الارض فلا یجدون فی الارض موضع شبر الا ملأه زهمهم ونتنهم فیرغب نبی الله عیسی علیه السلام واصحابه الحدیث (صحیح مسلم ص)

سری (کہانے کے لئے) سو دینار سے اونکو بہتر معلوم ہوگی۔ پھر خدا کے نبی عیسے اور آپکے ساتھ والے خدا کی جناب مین رغبت (دعا) کرینگے تو خدا یاجوج ماجوج کی گردنون مین پہوڑا پیدا کردیگا پہر وہ سب کے سب ایسے مرجائینگے جیسے ایک جان مرتی ہے پہر خدا کے نبی عیسے پہاڑ سے اوترآئینگے اور اپنے ساتھ والون کو بلائینگے تو زمین پر بالشت بھر ایسی جگہ نہ پائینگے جو اون کی نعشون اور بدبوؤن سے بہری نہوگی۔ پہر خدا کے نبی عیسے علیہ السلام اور اونکے ساتھ والے خدا سے دعا مانگینگے۔ یہہ الفاظ بہی صاف شاہد و ناطق ہین کہ جس مسیح کے نزول کا اس حدیث مین ذکر ہے وہ اللہ کا نبی ہوگا نہ کوئی اور نام کا عیسے یا مثالی مسیح۔ اور سنن ابو داؤد مین بصفحہ ۲۳۸ آنے والے مسیح کا ذکر ہوا ہے تو اوسمین

عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال لیس بینی و بینه (یعنی عیسی علیه السلام) نبی وانه نازل۔ (ابو داؤد ص ۲۳۸)

بہی آنے والے مسیح کو پہلے نبی کہا ہے پہر اوسکے نزول کا ذکر فرمایا ہے چنانچہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھ مین اور اسمین (یعنے عیسے علیہ السلام مین) کوئی نبی نہ ہوگا۔ اور وہ اترنے والے ہین۔ اس سے بھی صاف معلوم ہوتا ہے کہ آنے والا مسیح نبی ہے نہ کوئی نام کا یا مثالی مسیح۔

اس قسم کی روایات[1] کتب حدیث مین اور بہت ہین جنمین گروہ قادیانی کی سابق تاویلات کا دخل نہین ہے۔ ہان ان احادیث کو آپ برملا موضوع قرار دین یا اوسمین یہ نئی تاویل کرین کہ آنے والے مسیح کو جو نبی کہا گیا ہے۔ تو اس سے

[1] ابن ماجہ کے ص ۳۰۹ میں ایک حدیث ہے کہ حضرت عیسے نے فرمایا ہے کہ خدا تعالے نے مجھے عہد کیا ہے کہ قیامت سے پہلے تجھے دنیا مین بھیجونگا۔ پہر مین اترونگا اور دجال کو قتل کرونگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

قادیانی نبی مراد ہے کیونکہ وہ محدث ہے اور محدث بھی ایک قسم کا نبی ہوتا ہے تو اس کا جواب یہ ہوگا کہ اس نبی سے محدث مراد ہوتا تو آنحضرت ﷺ اسکی نفی نکرتے اور نفرماتے کہ میرے اور اسکے مابین کوئی نبی نہین۔ کیونکہ محدث تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آنیوالے مسیح کے درمیان بہت ہو چکے ہین۔

لیلۃ القدر اور **سجود آدم** کے ظاہری معانی پر محمول ہونے مین جو اقوال علماء اسلام ہین اونکی نقل کی اسمقام مین ضرورت نہین ہے وہ تمام لوگون مین معروف و مشہور ہین۔

اس بیان سے **ثابت** ہوا کہ ان احادیث **نزول** حضرت مسیح و خروج دجال و یاجوج و ماجوج مین قادیانی اور اوسکے اتباع کی تاویل ملحدانہ **تحریف** ہے اور تمام اہل اسلام مین جو ان احادیث کو صحیح مانتے ہین اونکے وہی معنے مراد ہونا مسلم ہے جو ظاہر الفاظ سے مفہوم ہوتے ہین **قادیانی** نے جو اس تاویل و **تحریف** کو **تجدید دین** و مغز شریعت قرار دیا ہے یہ اوسکے الحاد پر ایک اور دلیل ہے **تجدید دین** یہ نہین ہے کہ عقائد و مسائل اسلام کے ایسے معانی کئے جائین جو نہ صحابہ کے خیال مین آئے ہون نہ تابعین کے اور نہ ظاہر الفاظ نصوص سے سمجھ مین آتے ہون اور نہ قرون ثلثہ مین تسلیم کئے گئے ہون۔ ایسے معانی کا بیان تو احداث کہلاتا ہے بلکہ **تجدید** کے معنے یہ ہین کہ جو اصول و مسائل (عقائد و اعمال) اولہ شرعیہ سے ثابت ہوئے اور قرون ثلثہ مین تسلیم کئے گئے ہون مگر لوگون کی غفلت یا ناواقفی سے متروک و مہجور ہو گئے ہون اون کو از سر نو زندہ کر کے رواج دیا جاوے اسپر دلیل یہ ہے کہ **تجدید دین** کا حکم وارد ہے اور احداث سے ممانعت آچکی ہے ان دونون کو باہم متوافق کرنے سے صاف ثابت ہے کہ **تجدید دین** اوسی صورت سے مطلوب شارع ہے جس مین احداث نہ پایا جاوے۔ اور **قادیانی** کا یہ کہنا کہ **تجدید دین** ظاہری علوم سے نہین ہو سکتی یہ اوسکے الحاد پر ایک اور دلیل ہے۔ **تجدید** احیاء و ترویج اصول و مسائل اسلام کا نام ہے تو ظاہری علوم

اسلام اور علوم مسائل اسلامیہ کے بغیر ممکن نہین ہے الحادات اور باطنیہ خیالات کی اشاعت تجدید ہوتی تو وہ ظاہری علوم کے بغیر بھی ممکن تھی۔

قادیانی اور اوسکے اتباع نے جو آنیوالے مسیح کی بعض ایسی صفات بیان کی ہین جو اونکے زعم مین حضرت مسیح علیہ السلام مین نہین پائی جاتین صرف قادیانی مین پائی جاتی ہین انکے بیان مین اونہون نے کذب و تدلیس سے خوب کام لیا ہے اور اس سے اپنا دجال ہونا ثابت کر دکھایا ہے آنیوالے مسیح کی نسبت یہ کہین بیان نہوا کہ وہ فارسی الاصل ہوگا۔ اور نہ یہ ثابت ہے کہ مغل لوگ (جنمین قادیانی صاحب ہین) **فارسی الاصل** ہین ایسا ہی کسی حدیث مین یہہ تصریح نہین ہے کہ آنیوالا مسیح صرف ایک مسلمان امتی ہوگا اور نبی نہوگا یہ بات صرف قادیانی اور اوسکے حواریون کی منگھڑت ہے جسکو اونہون نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک سوال وجواب وضع کرکے اس سے نکالا ہے۔ جسکا بیان بضمن سوال بصفحہ (۱۳۸) کافی ہو چکا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو متعدد حدیثون مین آنیوالے مسیح کو نبی قرار دیا ہے چنانچہ بصفحہ ۱۶۴ و ۱۶۵ منقول ہوا۔ آنے والے مسیح کے **بالونکا سیدھا** ہونا اور رنگ کا **گندم گون** ہونا جو انہون نے بیان کیا ہے یہ حضرت مسیح بن مریم مین پایا جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسیح بن مریم کا یہی حلیہ بیان کیا ہے۔

صحیح بخاری مین بصفحہ ۴۸۹ ہے کہ آنحضرت ؐ نے فرمایا ہے کہ مین نے (خواب مین) ایک خوبصورت شخص گندم رنگ سیدھے بال والے کو دیکھا تو پوچھا کہ یہ کون ہے تو جواب ملا کہ یہ مسیح بن مریم ہے ہان مجاہد کی حدیث مین حضرت ابن عمرؓ سے یہ بھی بخاری مین ہے مروی ہے کہ آنحضرت ؐ نے

وارانی اللیل عند الکعبۃ فی المنام فاذا رجل آدم کاحسن ماتری من ادم الرجال تضرب لمتہ بین منکبیہ رجل الشعر یقطر راسہ ماء او اضعا یدیہ علی منکبی رجلین وھو یطوف بالبیت فقلت من ھذا

فقالوا هذا المسیح بن مریم صحیح بخاری

حضرت عیسے کو سرخ رنگ دجد دیکھا

اس حدیث کی دستاویز سے قادیانی اور اوسکے حواریون نے یہ افترا کیا ہے کہ عیسے یا مسیح بن مریم دو ہین ایک حضرت عیسے بنی اسرائیلی جنکو سرخ اور جعد کہا گیا ہے دوسرا آنیوالا عیسے یا مسیح بن مریم جسکو گندم رنگ اور سیدھے بالون والا کہا گیا ہے اور وہ آپ (قادیانی) ہین مگر یہ نسوچا کہ یہہ لفظی اختلاف یون رفع ہو سکتا ہے اور علماء اسلام نے نفع کر دیا ہے کہ درحقیقت حضرت عیسے گندم رنگ اور سیدھے بال والے تھے ایک روایت مین جو انکو سرخ رنگ اور جعد کہا گیا ہے تو اوس سے یہ مراد ہے کہ اونکا گندمی رنگ مائل بسرخی تھا اور جعودت آپکی جسم مین تھی نہ بالون مین۔

حافظ ابن حجر نے فتح الباری شرح صحیح البخاری مین فرمایا ہے کہ سالم کی روایت مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مسیح کو سیدھے بال والا کہا ہے اور اس سے پہلی حدیث مین آیا ہے کہ وہ جعد تھی جو اوسکی ضد ہے مگر ان دونون روایتون مین یون موافقت ہو سکتی ہے۔ کہ آپ کے بال تو سیدھے ہی تھے مگر جعد ہونے کا جو ذکر ہے تو اس سے یہ مراد ہے کہ آپکا

ووقع فی روایۃ سالم الآتیۃ فی نعت عیسے انہ ادم سبط الشعر وفی الحدیث الذی قبلہ فی نعت عیسی انہ جعد والجعد ضد السبط فیمکن ان یجمع بینہما بانہ سبط الشعر ووصف بالجعودۃ فی جسمہ لا فی شعرہ والمراد بذلک اجتماعہ والتنادہ وہذا الاختلاف نظیر الاختلاف فی کونہ ادم او احمر الاحمر عند العرب الشدید البیاض مع الحمرۃ والادم الاسمر ویمکن الجمع بین الوصفین بانہ احمر لونہ بسبب کالتعب وہو فی الاصل اسمر وقد وافق ابو ہریرۃ علی ان عیسے احمر الخ

بدن جعد۔ یعنے کسا ہوا اور مضبوط تھا یہ اختلاف ایسا ہے جیسا کہ آپکی رنگت کی نسبت اختلاف ہوا ہے وہ گندم رنگ تھے یا سرخ رنگ جس سے یہہ مراد ہو سکتی ہے کہ وہ تھے تو

گندم رنگ مگر کسی سبب سے وہ رنگ سرخ ہو گیا تھا۔

عبد الرحمن بن آدم کی روایت میں ہے کہ آدم کے رنگ میں سرخی و سفیدی دونوں موجود تھیں۔ کرمانی نے شرح بخاری میں کہا ہے کہ حضرت عیسے کو سرخ و گندم رنگ کہنا بوں جمع ہو سکتا ہے کہ وہ صرف سرخ نہ تھے بلکہ سرخ رنگ مائل بگندم گونی تھے۔

فی روایۃ عبد الرحمن بن آدم عن ابی ہریرۃ فی نعت عیسی انہ یرجع الی الحمرۃ والبیاض (فتح الباری ص۳۵۰ ج ۶)

ویجوز ان یاول ویجمع بینہما بانہ لیس احمر صافیا بل ہو مائل الی الادمۃ (حاشیہ بخاری ص۴۸۹)

اس اختلاف کی نظیر حضرت موسی کی نعت میں دو متضاد صفتوں جسیم اور خفیف کا ورود ہے جسکو باہم یوں توافق کیا گیا ہے کہ وہ بلحاظ طول قامت جسیم تھے وہ چھوٹے قد کے ہوتے تو ہماری معلوم ہوتے۔ اس اختلاف سے کوئی یہ نہیں نکالتا کہ حضرت موسے دو تھے ایک جسیم دوسرے خفیف۔

لا مانع ان یکون مع کونہ خفیف اللحم جسیما بالنسبۃ لطولہ ولو کان غیر طویل لاجتمع لحمہ وکان جسیما۔ (فتح الباری ص۳۵۰ ج ۶)

اسکی دوسری نظیر خود آنحضرت ﷺ کی نعت وحلیہ میں یہ اختلاف لفظی ہے کہ ایک حدیث میں آپکو ابیض (گورے رنگ والا) کہا گیا ہے چنانچہ بخاری میں بصفت آنحضرت کی نعت میں ابو طالب کا شعر منقول ہے جسمیں آپکو ابیض کہا گیا ہے۔ اور شمائل ترمذی میں ہے کہ آپ ایسے گورے تھے کہ گویا چاندی سے

وابیض یستسقی الغمام بوجہہ ثمال الیتمی عصمۃ للارامل

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابیض کالصاسیغ من فضۃ کان رسول اللہ ربعۃ اسمر اللون (شمائل ترمذی)

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا مربوعا۔ (شمائل ترمذی ص۴)

لم یکن بالجعد القطط ولا بالسبط کان رجلا معجدا (شمائل ص)

بنائے گئے۔ اور دوسری روایت مین آیا ہے کہ آپ گندم رنگ تھے (چنانچہ شمائل ترمذی مین موجود ہے۔ اس اختلاف کو یون ہی متوافق کہا گیا ہے کہ آپ سفید رنگ تھے مگر مائل بسرخی جس سے گندم گونی پیدا ہو گئی تھی چنانچہ اور روایت مین صریح آچکا ہے۔ ایسا ہی آپ کے بالون کو سیدھا ہی کہا گیا ہے چنانچہ شمائل مین ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ آپ سیدھے بال والے نہ تھے جسکو یون ہی باہم متوافق کیا گیا ہے کہ آپ کے بال نہایت سیدھے تھے اور نہ بہت گھونگھر والے بلکہ ایسے سیدھے تھے کہ اون مین کسیقدر خمکن پڑتی تھی۔ مگر اس اختلاف رنگ اور موی نبوی سے بھی کسی نے یہ نہین نکالا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو تھے ایک گورے رنگت کے دوسرے گندمی رنگ یا ایک سیدھے بال والے دوسرے کسیقدر شکندار بال والے۔ پس اس قسم کے لفظی اختلاف سے حضرت مسیح کیونکر دو مسیح ہو سکتے ہین

قادیانی نے بڑا غضب ڈھایا ہے کہ حضرت مسیح کے حلیہ کے لفظی اختلاف کے سبب ایک مسیح کو دو مسیح (ایک سرخ رنگ گھونگھر والے بال کا دوسرا گندم گون سیدھے بال والا) بنا دیا اور یہ بھی دسوچا کہ صرف گندم گون ہونے سے کوئی شخص مسیح نہین ہو جاتا جبتک کہ بقیہ صفات مسیح اوسمین نہ ہون گندم گون ہزارون مسلمان بلکہ مذاہب غیر کے اشخاص موجود ہین پھر کیا وہ صرف رنگت سے مسیح ہو سکتے ہین ہرگز نہین

اتباع قادیانی سے کوئی شخص منصف وطالب حق ہو تو صرف اس ایک مغالطہ کی نظر سے اوسکو دجال سمجھے اور اسکے اتباع سے دست بردار ہو جائے۔

اور قادیانی کی تجویز پاک تثلیث نصف عیسائیت ہے عیسائی لوگ باپ بیٹے اور روح القدس کے مجموعہ کو تثلیث قرار دیتے ہین۔ قادیانی صاحب خدا کی محبت (باپ) اور بندۂ محبوب کی محبت (ماں) اور ان دونون سے متولد روح القدس کے مجموعہ کو تثلیث قرار دیتے ہین اب لوگون کو عیسائی بنانے مین صرف

ایک آنچ کی کسر رہگئی ہے کہ اس تثلیث کے ساتھہ توحید کو بھی ملا دین اور ان تینون کو ایک خدا کہدین جیسا کہ عیسائی کہتے ہین - یہہ بات آپ اسوقت نہین کہتے تو سال آیندہ کہین گے اور لوگون کو پورا عیسائی بنائینگے - آپکا یہہ ارادہ نہوتا تو حرف تثلیث آپکی تحریر مین نہ آتا اور نہ اسکو پاک کہا جاتا -

قادیانی کا بطور استعارہ ابن اللہ کہلانے کو تجویز کرنا پوری عیسائیت ہی

نحن ابناء اللہ واحباءہ

بیبل سے ثابت ہے کہ عیسائیون نے بھی استعارہ کے طور پر خدا کے پیارے و مطیع بندونکو ابن اللہ کہا ہے - اور قرآن مین اونکے اس قول کی حکایت کہ ہم خدا کے بیٹے اور اوسکے پیارے ہین - نیز اسیکی طرف مشعر ہے مگر یہی استعارہ ان لوگون کے مشرک ہو جانے اور مخلوق کو حقیقۃً خدا کا بیٹا قرار دینے کا موجب ہوا تو قرآن و اسلام آیا اور اس محاورہ کو اوٹھایا اور بیٹے بیٹی کی نسبت سے (استعارہ کے طور پر کیون نہو) خدا تعالیٰ کی پاکی کا اظہار فرمایا - اب قادیانی صاحب پھر اس محاورہ کو مسلمانون مین قائم کرنا چاہتے ہین - اور مسلمانون کو عیسائی بنانے کے فکر مین ہین - اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن -

اور قادیانیکا محدث ہونیکا دعوے کرنا اور اس ذریعہ سے ایک قسم کا نبی کہلانا اور ختم نبوت کو نبوت کلی و تشریعی سے مخصوص کرنا اور نبوت جزئی کے دروازہ کو مفتوح کہنا ان نصوص قرآن و حدیث سے انکار ہے جو مطلق نبوت کو ختم کرتے ہین قرآن مجید کی آیۃ "وخاتم النبیین" اپنے اطلاق و عموم کے ساتھہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مطلق نبوت کو ختم کرتے اور صاف بتاتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ایسا کوئی شخص نہوگا جسپر لفظ نبی کا اطلاق ہو سکے گا اور آنحضرتؐ نے اپنے اس کلام کے اطلاق و عموم کے ساتھہ بھی مطلق نبوت کو ختم کیا ہے - اور خصوصیت کے ساتھہ محدثین سابقین اور محدث امت محمدیہ حضرت عمر فاروق کا نبی

نہونا ظاہر فرمادیا ہے۔

ایک حدیث مین آپنے فرمایا ہے چنانچہ **صحیح بخاری** مین آیا ہے کہ بنی اسرائیل کی سرداری انبیا کرتے جب کوئی نبی اونمین فوت ہوجاتا تو اوسکا جانشین بہی دوسرا نبی ہوتا مگر میرے بعد کوئی نبی نہوگا صرف خلفا ہونگے۔

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کانت بنو اسرائیل تسوسہم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفہ نبی وانہ لا نبی بعدی وسیکون خلفاء (بخاری ص۴۹۱)

ابوداؤد کی حدیث مین آپسے منقول ہے کہ میری امت مین تیس ۳۰ شخص ایسے جھوٹے ہونگے جو نبوت کا دعوی کرینگے حالانکہ مین نبیونکا خاتم ہون میرے بعد کوئی نبی نہین ہوگا ان میری امت مین ایک جماعت حق پر قائم رہیگی جنکو اونکا مخالف ضرر نہپہونچائیگا۔ اسی حدیث کے الفاظ یہ ہین سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلھم یزعم انہ نبی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی

ان ارشادات نبویہ کے جملہ لا نبی بعدی مین لفظ نبی نکرہ ہے جو نفی کے نیچے داخل ہے اور وہ مفید عموم و استغراق ہے اور یہ بتاتا ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد ایسا کوئی نہوگا جسپر لفظ نبی بولا جاسکے اب خصوصیت کے ساتھ محدث کا نبی نہونا آپکے کلام سے ثابت کیا جاتا ہے آپنے فرمایا ہے چنانچہ صحیح بخاری و صحیح مسلم مین آیا ہے کہ تمسے پہلے امتونمین محدث ہوتے تھے اس امت مین محدث ہے تو وہ عمر فاروق ہے یہ بھی آپسے ان کتابون مین منقول ہے کہ تم سے پہلے بنی اسرائیل مین ایسے لوگ ہوتے تھے جو نبی نہوتے اور وہ خدا سے یا ملائکہ سے ہمکلام (مخاطب) ہوتے میری امت مین ایسا کوئی ہے تو عمر ہے۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقد کان فیما کان قبلکم من الامم ناس محدثون فان یک فی امتی احد فانہ عمر۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد کان فیمن قبلکم من بنی اسرائیل رجال یکلمون من غیر ان یکونوا انبیاء فان یک فی امتی منھم احد فعمر قال ابن عباس من نبی ولا محدث۔ (بخاری ص۵۲۱)

ابن عباس کی روایت مین آیۃ وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ مین لفظ نبی کے بعد یہ لفظ وَلَا مُحَدَّث بھی پڑھا گیا ہے۔ اور صحیح مسلم مین لفظ محدث کی تفسیر ملہم سے ہوئی ہے۔ یہ اقوال نبوی صاف وصریح ناطق ہین کہ پہلی امتون کے محدث باوجودیکہ وہ خدای تعالےٰ یا ملائکہ کے ہم کلام ومخاطب ہوتے تھے نبی نہ کہلاتے تھے اب خاص محدث امت محمدیہ حضرت فاروق کا نبی نہونا آپکی کلام سے ثابت کیا جاتا ہے آپنے ارشاد فرمایا ہے چنانچہ ترمذی کی روایت مین آیا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو حضرت فاروق ہوتے جس سے ثابت ہے کہ حضرت عمر نبی نہین تھے اور اس

لوکان بعدی نبی لکان عمر ابن الخطاب
(ترمذی ص۲۳۰)

لفظ کا اطلاق اونپر نہین ہوسکتا باوجودیکہ حدیث مذکورہ بالا مین اونکا محدث ہونا بیان ہوچکا ہے اور جبکہ آیہ قرآن کی عموم واطلاق سے اور ارشادات نبویہ کی عموم وخصوص دونو سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد کوئی ایسا شخص نہین جسپر لفظ نبی کا اطلاق ہوسکے اور محدثین سابقین اور اس امت کے تسلیم شدہ محدث نبی نہ کہلا سکے اور قرآن وحدیث نے اس امر کا قطعی فیصلہ کردیا ہے۔ تو پھر قادیانی کا یہ دعوی کرنا کہ محدث ایک قسم کا نبی ہوتا ہے وبناءً علیہ وہ خود ایک قسم کا نبی ہے ان نصوص صریحہ کا انکار نہین تو کیا ہے۔ قادیانی کا ختم نبوت کو نبوت تشریعی اور کلی سے مخصوص کرنا اور اپنے آپکو محدث قرار دیکر اپنے لئے جزئی نبوت اور ایک نوع نبوت کو تجویز کرنا اور ایک قسم کا نبی کہلانا صاف مشعر ہے کہ وہ اپنے آپکو انبیائے بنی اسرائیل کی مانند (جو نئی شریعت نہ لاتے بلکہ پیروی شریعت سابق کی کرتے اور نبی کہلاتے) نبی سمجھتا ہے یہی امر اسکے قصیدہ الہامیہ کے اشعار ذیل سے جو ازالہ کے ص۱۶۲ وغیرہ مین منقول ہین سمجھ مین آتا ہے۔ ؎

حکم ست زاسمان بزمین مے رسانمش ✤ گر بشنوم نگویمش آنرا کجا برم
من می زیم بوحی خدای کہ با من ست ✤ پیغام اوست چون نفس روح پرورم
من نیستم رسول ونہ آوردہ ام کتاب ✤ ہان ملہم ہستم وز خداوند منذرم

یہ ابیات صاف پکار رہے ہین کہ آپ نبی ہین صاحب وحی ہین منذر ہین پیغمبر ہین[1] سب کچھ ہین صرف کسر ہے تو اتنی ہے کہ آپ کوئی نئی کتاب نہین لائے بلکہ انبیاء بنی اسرائیل کیطرح پہلی کتاب کے تابع ہین اور اس مین عموم وخصوص نصوص قرآنیہ ونبویہ مذکورہ بالا سے صاف انکار ہے اور یہ دعوی نبوت وتکذیب نصوص قادیانی کے دجال وکذاب ہونے پر بڑی روشن وقوی دلیل ہے۔

ایسے ہی کاذب مدعی نبوت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دجال فرمایا ہے چنانچہ حدیث مذکور ابی داؤد مین صاف تصریح ہے۔ اور صحیح بخاری وصحیح مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت نہوگی جبتک کہ تقریبا تیس دجال کذاب پیدا نہ ہونگے جو دعوی کرینگے کہ ہم اللہ کے رسول ہین صحیح مسلم مین یہ بھی حدیث ہے کہ آنحضرت ؐ نے فرمایا ہے کہ آخر زمانہ مین ایسے دجال کذاب پیدا ہونگے جو تمکو ایسی باتین سنائینگے جنکو تمنے نہ سنا ہوگا اور نہ تمہارے باپون نے۔ اونسے بچتے رہنا وہ تمکو گمراہ نہ کرین اور کسی بلا مین نہ ڈالدین۔ امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین فرمایا ہے کہ ثعلب نے کہا جو جھوٹا

لا تقوم الساعة حتی یبعث دجالون کذابون قریبًا من ثلثین کلهم یزعم انه رسول الله ؐ (بخاری ص۵۰۹ مسلم ص۳۹۷ جلد ۲)

قال رسول الله صلعم یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اباءکم فایاکم وایاهم لا یضلونکم ولا یفتنونکم۔ (مسلم ص۱۰ ج۱)

قال ثعلب کل کذاب فهو دجال وقیل الدجال المموه یقال دجل فلان اذا موه ودجل الحق یباطله ای غطاه۔ (شرح مسلم ص۱۰ جلد ۱)

[1] ہرچند ان ابیات مین آپنے رسول ہونے کی نفی کی ہے۔ مگر سرورق ازالہ اوہام پر آپنے حق مین لفظ مرسل یزدانی لکھوا کر چھپوا دیا ہے۔ جس سے صاف ثابت ہے کہ درحقیقت آپکو رسالت کا بھی دعوے ہے۔ اور ان ابیات کی نفی صرف دہوکہ دہی ہے۔ اسپر ایک روشن اور قطعی دلیل یہ ہے کہ آپنے ازالہ کے ص۶۷۳ مین اپنا رسول مبشر بزبان حضرت ؐ کے روسے ایک ہی ہین۔ اسیکی طرف یہ اشارہ ہے۔ ومبشرًا برسول یاتی من بعدی اسمه احمد۔ (باقی صفحہ آئندہ)

۳ مسیح پر آپنے زعم خود قرآن سے ثابت کیا۔ چنانچہ فرمایا ہے۔ اس سلسلہ کا خاتم باعتبار نسبت تامہ وہ مسیح عیسے بن مریم ہے جو اس امت کو لوگون مین سے بچکر بنی سبحی صفات سے رنگین ہوگیا ہے۔ اور فرمان جعلناک المسیح ابن مریم ؑ + نے کہکر درحقیقت یہی بنا دیا ہے۔ وکان الله علی کل شیء قدیرًا۔ اور اس آیۃ کا نام جو احمد رکھا گیا ہے وہ بھی اسکو مثیل ہونیکی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ محمد جلالی نام ہے۔ اور احمد جمالی۔ اور احمد اور عیسے اپنے جمالی معنون

ثم خرج بعد ذلك في خزم من الحي صلى الله عليه وسلم فخرج بسيلمة باليمامة والاسود العنسي باليمن فخرج في خلافة ابي بكر طليحة بن خويلد في بني اسد بن خزيمة وسجاح التميمية في بني تميم۔ وقتل الاسود قبل ان يموت النبي صلى الله عليه وسلم وقتل المسيلمة في خلافة ابي بكر وتاب طليحة ومات على الاسلام على الصحيح في خلافة عمر فقال ابن الصباح ايضا ثابت واخبارهؤلاء مشهورة عند الاخباريين فمكان اول خرج منهم المختار بن ابي عبيد الثقفي غلب على الكوفة في اول خلافة ابن الزبير فاظهر محبة اهل البيت ودعا الناس الى طلب قتلة الحسين فتبعهم فقتل كثيرا ممن باشر ذلك او اعان عليه ما حبه الناس فقد زين له الشيطان ان ادعى النبوة وزعم ان جبرائيل يأتيه۔ فروى ابو داؤد الطيالسي باسناد صحيح عن زفاعة بن شداد قال كنت بطن شئي بالمختار فدخلت عليه يوما فقال دخلت وقد قام جبرئيل قلت ون هذا الكرسي۔ وروى يعقوب بن سفيان بلسناد حسن عن الشعبي ان الاخنف بن قيس راه كتاب المختار اليه يذكر

ہو وہ دجال ہے بعض نے کہا ہے دجال وہ ہے جو باطل پر حق کا ملمع چڑھا دے یا حق کو باطل سے ڈھانک دیوے۔"

فتح الباری شرح صحیح بخاری میں ہے اس حدیث کا صدق آنحضرت ﷺ کے آخر زمانہ میں ظاہر ہو چکا ہے یمامہ میں مسیلمہ کذاب ایسا نکلا یمن میں اسود عنسی۔ پھر حضرت ابوبکر کی خلافت میں طلیحہ اور سجاح نکلے۔ اسود تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت سے پہلے مارا گیا اور مسیلمہ خلافت ابوبکر میں اور طلیحہ تائب ہوا اور اسلام کی حالت میں مرا اور سجاح بھی تائب ہوئی۔ انکی حالات اہل تاریخ جانتے ہیں۔ ان سب کے بعد پہلے مختار بن عبید نکلا اوسنے ابن زبیر کی شروع خلافت میں کوفہ پر غلبہ پایا سو پہلے تو اوسنے محبت اہل بیت کا اظہار کیا اور اوس کی طرف لوگوں کو بلایا پھر یہ دعویٰ کیا کہ میرے پاس جبرئیل آتے ہیں چنانچہ ابوداؤد طیالسی نے زفاعہ سے نقل کیا ہے کہ میں ایک دن مختار کے پاس گیا تو وہ بولا کہ ابھی اس کرسی سے جبرئیل اوٹھکر گئے ہیں۔

(شیعہ مذہب صفحہ ۱۷) مگر بخاری میں علیہ السلام نقطہ اعتراض ہیں ابن بکر محمد بن ابن ہیں ملک کو خون زیادہ میں بولیں شیعی محمد احمد (خود بدولت) جو اخذ حضرت عیسیٰ کا کتابہ ۲۹ ہو۔ حضرات اللہ المسیح ہیں ۔ یہ عبارت صاف طور پر

انه نبي وروى ابوداؤد۔ في السنن من طريق ابراهيم النخعي قال قلت لعبيدة بن عمرو اترى المختار منهم قال اما انه من الرؤس وقُتِل المختار سنة بضع وستين ومنهم الحراث الكذاب خرج في خلافة عبد الملك بن مروان فقتل وخرج في خلافة بني العباس جماعة (فتح الباری ص۴۵۴ ج ۶)

یعقوب بن سفیان نے شعبی سے نقل کیا ہے کہ احنف ابن قیس نے اونکو مختار کا ایک خط دکھایا جس مین اوسنے اپنی نبوت کا ذکر کیا تھا ابوداؤد نے سنن مین عبیدہ بن عمرو سے نقل کیا ہے کہ مختار ان مدعیان نبوت کا سردار تھا یہ مختار سنہ ۶۰ مین مارا گیا اور منجملہ اونکے حارث کذاب ہے جو خلافت عبد الملک بن مروان مین نکلا اور مارا گیا۔"

غلام احمد قادیانی کا یہ بھی حال سنا گیا ہے کہ وہ اپنے مریدون مین بیٹھکر دعوی کیا کرتا ہے کہ جبرئیل میرے سامنے کھڑے* ہین جو کچھ مجھسے کہتے ہین مین وہی لوگون کو سناتا ہون

اس الزام کے جواب مین شاید قادیانی یا اوس کے حواری یہ دو عذر پیش کرین اول یہ کہ ہر چند قادیانی نے نبوت کا دعوی کیا ہے مگر اس کے ساتھ یہ بھی کہدیا ہے کہ اس نبوت کا دوسرا نام محدثیت ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی نبوت کے دعوی سے محدثیت کا دعوی مراد ہے نہ حقیقۃً اور معنیً نبی ہونے کا دعوی اسمین اسپر زیادہ سے زیادہ الزام قائم ہوتا ہے تو یہ ہوتا ہے کہ اوسنے اپنے حق مین لفظ نبی کا اطلاق کیا اور اسمین الفاظ نصوص مذکورہ کا خلاف کیا نہ یہ الزام کہ وہ حقیقۃً نبوت کا مدعی ہے۔

عذر دوم یہ کہ ان احادیث مین اون لوگون کو دجال وکذاب کہا گیا ہے جو نبوت

* جبرئیل کے سامنے کھڑے ہونے سے آپکی مراد یہ ہے کہ کہ جبرئیل کی عکسی تصویر کھڑی ہے نہ ذات جبرئیل کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نزول جبرئیل سے وہ عکسی تصویر مراد لیتے ہین یا شاید اپنے پاس جبرئیل ع کا بذات خود آنا جائز رکھتے ہون مگر یہ آپکے اس اصول کے برخلاف ہے کہ جبرئیل اپنے ہیڈ کوارٹر سے جدا نہین ہوتا۔

خاتم النبیین کے مقابلہ مین نبوت کا دعوی کرین اور مستقل نبی کہلاوین جیسے مسیلمہ کذاب اور اسود وغیرہ نے دعوی کیا ہے اور قادیانی تو نبوت مستقلہ کا دعوی نہین کرتے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کے ساتھ دعوی نبوت کرتے ہین۔ لہذا وہ ان احادیث کے مصداق نہین ہوسکتے اور نہ دجال کذاب کہلانیکے مستحق ہین۔

ان دونو عذر سے پہلے عذر کا جواب یہ ہے کہ اگرچہ قادیانی نے یہ بات کہدی ہے کہ جس نبوت کا اسکو دعوی ہے اور اسکا دروازہ قیامت تک کھلا رہے گا۔ اسکا دوسرا نام محدثیت ہے۔ اور اسی محدثیت کے معنے سے نبوت کا وہ مدعی ہے مگر ساتھ اسکے اسنے محدثیت کے معنے ایسے بیان کئے ہین اور اسکی حقیقت کی ایسی تشریح کردی ہے کہ اس سے بجز نبوت اور کچھ مراد نہین ہوسکتا۔

اسکی عبارت توضیح المرام جو بصفحہ ۱۱ منقول ہے صاف تصریح ہے کہ محدث جزئی طور پر ایک نبی ہی ہے۔ کیونکہ وہ خدا تعالے سے ہمکلام ہونیکا ایک شرف رکھتا ہے۔ امور غیبیہ اسپر کھولے جاتے ہین۔ اور بعینہ انبیاء کی طرح مامور ہوکر آتا ہے اور انبیاء کیطرح اسپر فرض ہوتا ہے کہ اپنے تئین باواز بلند ظاہر کرے۔ اور اس سے انکار کرنے والا ایک حد تک مستوجب سزا ٹھہرتا ہے اور نبوت کے معنے بجز اسکے اور کچھ نہین کہ امور متذکرہ بالا اسمین پائے جاوین۔ الی قال ان النبی محدث والمحدث نبی باعتبار حصول نوع من انواع النبوۃ۔ جس سے صاف اور قطعی طور پر ثابت ہے کہ آپکے نزدیک محدث کے وہی معنے اور اسکی وہی حقیقت ہے جو نبی کے معنے اور حقیقت ہے۔ اور محدث اور نبی آپ کے نزدیک صدق و تحقق مین مساوی ہین۔ یا نبی عام ہے اور محدث ایک نوع خاص۔ اور اس سے یقینی نتیجہ نکلتا ہے کہ آپنے صرف لفظی نبوت کا دعوی نہین کیا اور اسمین صرف لفظی غلطی کا ارتکاب نہین فرمایا بلکہ آپ معنے نبوت کو اپنی ذات شریف مین

متحقق سمجھتے ہین اور حقیقۃً اور معنیً نبی ہونے کے مدعی ہین۔ اور عبارت منقولہ صفحہ ۱۷۴ مین آپکا مرسل رسول کہلوانا بھی اسکا موید ہے۔

دوسرے عذر کا جواب یہ ہے کہ نبوت جسکے مدعی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کہا ہے نبوت مستقلہ سے مخصوص نہین یہ تخصیص نہ احادیث مذکورہ مین وارد ہے اور نہ اور کہین اسکا وجود ہے۔ اور اطلاق نصوص مذکورہ سے صاف ثابت ہے کہ آنحضرت ص کے بعد نبوت غیر مستقلہ کا مدعی بھی ویسا ہی دجال وکذاب ہے جیسا کہ مدعی نبوت مستقلہ۔ اور ابوداؤد کیحدیث مذکورہ اپنے سیاق وصراحت سے بتا رہی ہے کہ آنحضرت ص کے بعد ایسے نبی بھی نہ ہونگے جیسے بنی اسرائیل مین ہوتے تھے جو نئی شریعت نلاتے بلکہ پچھلی شریعت کی پیروی کرتے کیونکہ آنحضرت ص نے ایسے ہی نبیون کو ذکر فرماکر اپنے بعد نبی آنے کی نفی کی ہے۔

اس حدیث کا سیاق اور احادیث سابقہ کا اطلاق صاف بتا رہا ہے کہ اگر کوئی شخص آنحضرت ص کے بعد نبوت کا دعوی کرے اور نبی کہلائے گو دعوے استقلال نبوت نہ کرے بلکہ پیروی خاتم النبیین کا مدعی ہو وہ دجال وکذاب ہے اور احادیث مذکورہ کا مصداق۔ قادیانی صاحب ان احادیث کے اطلاق وسیاق مین بلا دلیل تخصیص کرین گے اور نبی غیر مستقل کہلاکر ان احادیث کے مضمون سے اپنے آپکو مستثنے قرار دین گے تو یہ اونکے دجال ہونے پر ایک اور دلیل قائم ہوگی۔

علاوہ برین قادیانی کا یہ دعوے اتباع آنحضرت ص اور عدم استقلال دعوی رسالت بھی چند روز تک ہی معلوم ہوتا ہے جب آپکا یہ دعوی نبوت تبعی غیر استقلالی آپ کے مریدون مین بلا خلاف مانا گیا تو دعوی نبوت مستقلہ بھی آپ سے بعید نہین ہے۔ جیسا کہ مختار سے وقوع مین آیا تھا چنانچہ فتح الباری کی عبارت مین گذرا اور ایسا ہی دجال موعود سے وقوع مین آئیگا چنانچہ طبرانی کی روایت مین ہے

واما الذی یدعیہ فانہ یخرج اولا فیدعی الایمان والصلاح ثم یدعی النبوۃ

ثم یدعی الالٰہیۃ کما اخرج الطبرانی من طریق سلیمان ابن شہاب قال نزل علی عبد اللہ ابن المعتمر وکان صحابیاً فحدثنی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال الدجال لیس فیہ خفاء یجیئ من قبل المشرق فیدعو الی الدین فیتبع ویظہر فلا یزال حتی یقدم الکوفۃ فیظہر الدین ولعمل بہ فیتبع ویحث علی ذالک ثم یدعی انہ نبی فیفزع من ذالک کل ذی لب ویفارقہ فیمکث بعد ذالک فیقول انا اللہ فتغشی عینیہ وتقطع اذنہ ویکتب بین عینیہ کافر (فتح الباری)

کہ دجال پہلے لوگون کو دین اسلام کیطرف بلائیگا جب لوگ اوس کے اس دعویٰ کے سبب پیرو ہو جائینگے اور کوفہ وغیرہ مین اوسکا تسلط اور تغلب ہو جائے گا تو وہ پھر دعویٰ نبوت کرے گا جس سے عقلمند لوگ گبہرائینگے اور اوس سے جدا ہونگے۔ پھر وہ دعوے خدائی کرے گا اوسوقت اوسکی آنکھ پر جہلی پیدا ہوگی یعنی وہ کانا ہوگا۔ اور اوسکی پیشانی پر لفظ کافر لکہا جائے گا۔"

ایسا ہی قادیانی سے ڈر لگتا ہے کہ ابتو اوسکو دعوی نبوت تبعی ہے پھر دعوے نبوت مستقلہ ہوگا پھر دعویٰ الوہیت یہ گمان آپکے حق مین بلا برہان نہین ہے۔ آپکے سابق حالات اس گمان پر روشن دلائل ہین۔

زمانۂ تالیف براہین احمدیہ مین آپنے یہ دعوی کیا تھا کہ جو پیشین گوئی غلبۂ دین اسلام حضرت مسیح علیہ السلام کے حق مین وارد ہے حضرت مسیح اسکے ظاہری اور جسمانی طور پر مصداق ہین اور ہم (خود بدولت) روحانی اور معقولی طور پر اسکے مصداق ہین اور فرمایا تھا کہ جس غلبہ کاملۂ دین اسلام کا اس پیشین گوئی مین وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبۂ حضرت مسیح علیہ السلام کے ذریعہ سے ظہور مین آئیگا۔ اور جب آپ دوبارہ اس دنیا مین تشریف لائینگے تب آپکے ہاتھ سے دین اسلام جمیع اقطار عالم مین پھیل جائیگا (دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۴۹۸ (جلد ۴)) یہ بات آپکی مسلمانونمین

ماتی گئی تو آپ اب یہہ فرما رہے ہین کہ مسیح گئے گذرے اور مر گئے ۔ اب وہ دنیا مین نہین آسکتے اور جو پیشین گوئیان مسیح کے حق مین وارد ہین وہ سر بسر آپکے حق مین ہین اور آپ ہی اونکے مصداق ہین ۔ پس اگر ایسا ہی چند روز کے بعد دعوی نبوت مستقلہ بلکہ الوہیت کا ملہ آپسے ظہور پاوے تو کون سی تعجب کا محل ہے ۔ اس دعوی نبوت مستقلہ کرنے کا زمانہ آیندہ مین آپ کی نسبت کوئی گمان نکرے تو وہی نبوت تبعی اور جزئی (جسکے آپ آپ بر ملا مدعی ہین) آپکے دجال ہونیکے لئے کافی دلیل ہے ۔ نصوص مذکورہ صاف فیصلہ کرتے ہین کہ جو شخص آنحضرت م کے بعد دعوی نبوت کرے (محدث ہی کیون نہ کہلاتا ہو) وہ دجال وکذاب ہے اسمین بھی کسیکو اشتباہ رہے تو اسکی فہمایش کے لئے صحیح مسلم کی دوسری حدیث اوسکے دجال ہونے پر کافی دلیل ہے ۔ اس حدیث مین آنحضرت م نے صحابہ کو مخاطب کرکے فرمایا ہے کہ جو شخص اونکو ایسی باتین (یعنے دین کے متعلق) سنائے جو اونکے بزرگون سے نہ پہونچی ہون تو وہ دجال ہے ۔ اور یہہ ظاہر ہے کہ قادیانی اصول دین اور مسائل عقادیہ مین ایسی باتین کہتا اور قرآن وحدیث کے ایسے معنے بیان کرتا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کبار کے خواب مین بھی نہ آئے تھے اور نبوت ختم شدہ کو نبوت کلی اور تشریعی سے مخصوص کرنا اور نبوت جزئی وغیر تشریعی کو اپنے لئے تجویز کرنا اوسی قسم سے ہے پھر اوسکے دجال وکذاب ہونے مین کیا شک ہے ۔

قادیانی نے جو اپنے عقیدہ کفریہ بدعیہ پر حدیث مبشرات سے استدلال کیا ہے وہ اسکے عقیدہ کا مثبت نہین ہوسکتا بلکہ اوسکی بعیلی وتناقضی پر ایک روشن دلیل ہے اور حدیث مین بمنزلہ یعنی مومنون کے سچے خوابون کو نبوت کا ایک جزء قرار دیا ہے نہ ایک نوع نبوت یا جزوی نبوت اور یہہ ظاہر ہے اور ادنی اہل علم کو معلوم ہے کہ جزء

لہ چنانچہ بخاری کی حدیث مرفوع مین کہ اب خواب نبوت کا جزو باقی ہے اور ابن ابی جمرہ نے اسکی شرح مین کہا ہے کہ نبوت کی خواب بھی دو قسم ہے ایک وہ جو آنحضرت م کا ایک نوع نبوت تھی اور دوسری وہ جو اب نبوت کے خواب کے وہی (یعنی نوع وجزئی نبوت) آرہا ہے ۔ اور یہہ ساف ظاہر ہے کہ جو نوع نبوت نہین ہے بلکہ وہ جزو نبوت ہے تو اب نبوت کا ایک جزو ہی ہے ۔ منہ

ہ خواب کو جزو نبوت اور نبوت کے خواب کے ساتھ تشبیہ دینے کی وجہ بیان کرتے ہوئے علامہ عینی نے عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ خواب کے ذریعہ سے نبی کو جو علم حاصل ہوتا ہے وہ اس علم کے مقابلہ میں جو وحی کے ذریعہ سے حاصل ہوتا ہے بہت کم ہوتا ہے اس لئے خواب کو نبوت کا جزو قرار دیا گیا ہے ۔ منہ

ہے جزئی جو کسی چیز کی جزء پر اسکے کل کا حقیقۃً اطلاق نہین ہوسکتا اور جزئی پر کلی کا اطلاق حقیقۃً ہوتا ہے جزئی مین کلی کا پورا تحقق ہوتا ہے ایسا ہی نوع مین جنس مع فصل پوری پائی جاتی ہے بلکہ خارج اور نفس الامر مین جزئی ہی موجود اور اپنی کلیات کا کل ہوتی ہے اور کلیات اوسکے اجزا ہوتے ہین۔ اور یہ امور جزء مین پائے نہین جاتے نہ اسمین کل کا پورا تحقق ہوتا ہے۔ نہ وہ کل کا کل ہوتی ہے۔ لہذا کوئی عقلمند جزء کو جزئی یا کلی کا ایک نوع نہین کہہ سکتا مثلاً حقیقت انسان کی جزء حیوان کو کوئی شخص انسان نہین کہہ سکتا اور نہ اوسکو جزئی انسان یا ایک نوع انسان قرار دے سکتا ہے (۲) کوئی شخص صرف فکر یا سر کو سکنجبین نہین کہہ سکتا اور نہ ان اجزا کو سکنجبین کا ایک قسم قرار دے سکتا ہے قادیانی نے اپنی بے علمی اور نافہمی سے ان بات کو نہین سمجھا اور جزء نبوت کو نوع نبوت اور نبوت جزئی قرار دیا ہے اور انکار نصوص ختم نبوت کا ارتکاب کیا ریاست پٹیالہ کا ملازم محمد احسن امروہی جو قادیانی کو علوم و حقائق کا دریائے ناپیدا کنار سمجھتا اور اپنے رسالہ اعلام مین اسکے حق مین لکھ چکا ہے۔ ولا ینتہی بحرہ الذی لا ساحل لہ وہ بات کو غور سے سمجھ۔ اور اب بھی اوسکو بے علم سمجھکر اوسکی اتباع سے ہاتھ اوٹھاوے ورنہ تھوڑے دنونکے بعد وہ سخت پچھتائے گا اور آخر اوسکی اتباع سے دست بردار ہوجائیگا۔ انشاء اللہ تعالے۔

اور قادیانی کا حضرت عیسے مسیح کا سولی پر چڑھایا جانا تجویز کرنا نص قرآن وما قتلوہ وما صلبوہ سے انکار ہے اور اسمین آپنے نیچریون کی تقلید کی ہے جو عیسائیون کے مقلد ہین تفسیر نیچری نکالو اور اس امر کی تصدیق کرلو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

ایسا ہی قادیانی کا حضرت مسیح کے معجزات سے تاویل انکار کرنا قرآن کا انکار کرنا ہے۔ اور اونکی تاویلات میں نیچریون کا اتباع ہے۔ اس بات میں قادیانی کا **قانون قدرت** سے استشہاد کرنا ہی اسی اعتقاد نیچریت کو ظاہر کرنا ہے انسان کا تجربہ اور مشاہدہ خدا تعالے کی قدرت کا قانون نہین ہوسکتا اور اوسکی قدرت انسان کے تجربہ و مشاہدہ مین محدود نہین ہوسکتی۔

اسبات کا قادیانی خود پہلے مقر ہوچکا ہے اور اپنی کتاب سرمہ چشم آریہ کے صفحہ اخیر مین اپنے تجربہ کو قانون قدرت خداوندی قرار دینے کو کفر و بے ادبی و بے ایمانی کہہ چکا ہے۔

اور قادیانی کا بعض احادیث صحیحین کو موضوع کہنا بدعت و ضلالت ہے اور ان تمام اہل اسلام کے مخالف جو احادیث صحیحین کو مانتے ہین حجۃ اللہ البالغہ مین ہے

اما الصحیحان فقد اتفق المحدثون علی ان جمیع ما فیہما من المتصل المرفوع صحیح بالقطع وانہما متواتران الی مصنفیہما وانہ کل من یہون امرہما فہو مبتدع متبع غیر سبیل المؤمنین ۱۲ (تحفہ اثنا عشریہ)	کہ صحیحین کی مرفوع و متصل حدیثون کے صحیح ہونے اور ان کتب کے مؤلفون تک بتواتر پہنچ جانے پر محدثون کا اتفاق ہو چکا ہے۔ اور اس امر پر انکا اتفاق ہے کہ جو شخص انکے شان کی توہین کرے وہ بدعتی ہے مومنون کی راہ کے مخالف راہ کا پیرو۔

اور قادیانی کا کشف کے ذریعہ سے حدیث صحیح بخاری کو موضوع قرار دینا اور بھی گمراہی ہے غیر نبی کا کشف والہام حجت شرعی نہین چنانچہ شرح عقائد نسفی مین صفحہ ۴۵ ہے کہ

والالہام المفسر بالقاء معنی فی القلب بطریق الفیض لیس من اسباب المعرفۃ لصحۃ الشئی عند اہل الحق - + + + +	الہام جسکی تفسیر یہ ہے کہ کسیکے دل مین بطور فیض کچھ القا ہو اہل حق (یعنی اہل سنت) کے نزدیک حقیقت شیء کے علم و معرفت کا

وسیلہ نہین ہے۔ ایسا ہی تاریخ وغیرہ کتب اصول مین ہے۔ تو پھر وہ ایک حجت شرعی (یعنی حدیث صحیح) کا مبطل کیونکر ہو سکتا ہے وہ خود اپنی صحت و قبولیت مین توافق قرآن و حدیث کا محتاج ہے۔

اور قادیانی کا حدیث کو مفسر قرآن ماننا ضلالت اور اہل بدعت کی علامت ہے اہل سنت مین مسلم ہے کہ حدیث قرآن کی مفسر ہے۔ اور اوس کے اجمال کی مبین۔

سنن دارمی کے صفحہ ۷۰ مین باب السنۃ قاضیۃ علے کتاب اللہ عقد کیا ہے اور اوسکے مین ایک حدیث مرفوع نقل کی ہے۔ پھر بعینہ یہ قول امام یحیٰی ابن کثیر سے نقل کیا ہے۔ اور اوسکے صفحہ ۲۸ مین حضرت عمر سے نقل کیا ہے کہ لوگ قرآن کی متشابہ آیات یعنی جنکی کئی وجوہ سے تفسیر ہو سکتی ہو تمہارے سامنے پیش کرینگے تم اونکو احادیث نبویہ سے پکڑنا۔ کیونکہ قرآن کو بہتر جاننے والے اہل حدیث ہین۔

عن عمر ابن الخطاب رض قال انه سیاتی ناس یجادلونکم بشبہات القرآن فخذوھم بالسنن فان اصحاب السنن اعلم بکتاب اللہ

اور امام **شعرانی** نے منہج مین کہا ہے کہ امت محمدیہ کا اسپر اتفاق ہے سنت کتاب اللہ کی وجوہات مختلفہ کا فیصلہ کرنے والی ہے۔

اجمعت الامۃ علی ان السنۃ قاضیۃ علی کتاب اللہ

اور **قادیانی کا اپنے اتباع** کو مدار نجات ٹھرانا اور اس سے انکار کو موجب ہلاکت کہنا بھی **سخت گمراہی** ہے اور اسمین بھی اوسکا اپنے حق مین در پردہ نبوت کا دعوے ہے کیونکہ یہ دعوی صرف انبیاء علیہم السلام کو پہنچتا ہے جو سوء خاتمہ سے مامون ہین دوسرون کو ولی کیون نہون اپنی نجات و حسن خاتمہ کا یقین نہین ہے تو وہ دوسرونکو نجات کا یقین کیونکر دلا سکتے ہین۔

لہ یعنے حدیث قرآن مجید کی مختلف وجوہات کا فیصلہ کرنیوالی ہے۔

صحیح بخاری مین اکابر صحابہ سے مروی ہے کہ وہ اپنے اوپر نفاق کا ڈر کرتے تھے

قال ابن ابی ملیکۃ ادرکت ثلثین من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کلھم یخاف النفاق علی نفسہ۔ (صحیح بخاری ص)

چنانچہ ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ اسوقت کہا مین نے تیس اصحاب نبوی کو پایا یعنے دیکھا وہ سب کے سب اپنے حق مین نفاق کا ڈر رکھتے تھے۔ اور مشکوۃ مین

حضرت عثمان سے مروی ہے کہ آپ مقبرہ مین جاتے تو اتنا روتے کہ آپکی ڈاڑھی تر ہوجاتی

اسی نظر سے علماے اسلام نے کہا ہے کہ ایمان بین الرجاء والخوف چاہیئے۔

شرح عقائد کے صفحہ ۲۳۵ مین ہے خدا کے مواخذہ سے بیخوف ہوجانا کفر ہے

والامن من اللہ تعالی کفر لانہ لا یامن مکر اللہ الا القوم الخاسرون۔ لا یبلغ الولی درجۃ الانبیاء لان الانبیاء معصومون ما مولون من سہو وغیرہ (شرح عقائد) ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مات علی الایمان

قرآن مین ارشاد ہے خدا تعالی سے وہی لوگ بے ڈر ہوتے ہین جو خسارہ مین ہین اور اسکے صفحہ ۲۳۳ مین ہے کہ ولی انبیاء کے درجہ کو نہین ہوسکتے کیونکہ انبیاء خاتمہ برا ہونے سے بامن ہوتے ہین۔

ولیس ھذا فی اصل شارح نصدر لھذا المیدان لکونہ ظاھرا فی معرض البیان ولا یحتاج ذکر لعلوہ فی ھذا الشان ولعل مرام الامام علی تقدیر صحتہ وربی ھذا الکلام انہ صلی اللہ علیہ وسلم من حیث کونہ نبیا من الانبیاء وھم کلھم معصومون عن الکفر فی الابتداء والانتھاء نعتقد انہ مات علی الایمان واما غیرہ من الاولیاء والعلماء والاصفیاء بالاحیاء ولا نجزم بانھم علی الایمان وان ظھر منھم خوارق العادات وکمال الحالات وجمال النواع الطاعات

اور شرح فقہ اکبر مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاتمہ ایمان پر ہوا ہے اس مسئلہ کا بیان ہمقام مین اس امر کے اظہار کی غرض سے ہوا ہے کہ آنحضرتؐ چونکہ نبی ہین اور نبی

(211)

فان مبنی امرہ علی الایمان وھو مستور علی افراد الانسان ولھذہ کانت العشرۃ المبشرۃ وامثالھم خائفین من انقلاب احوالھم وسوء اعمالھم فی مالھم (شرح فقہ اکبر)

سب کے سب ابتداء عمر سے انتہا تک کفر سے محفوظ ہوتے ہین۔ لہذا ہم یقین رکھتے ہین کہ آپ کا خاتمہ ایمان پر ہوا ہی اُنکے سوا اور ولیون کے ایمان پر خاتمہ ہونیکا ہم یقین نہین کر سکتے اگرچہ اُنسے کرامات وکمال حالات اور انواع طاعات ظاہر ہون کیونکہ یہ یقین تب ہو جبکہ اُنکا ایمان یقیناً ثابت ہو۔ اور یہ ایمان لوگون پر مخفی رہتا ہے اسی وجہ سے عشرہ مبشرہ اور اونکی امثال اصحاب سوء خاتمہ سے ڈرتے رہے۔

اور جب اکابر اولیا کو یہ دعوی نہین پہنچتا تو مرزا قادیانی کو (جو عقائد اور اقوال مذکورہ کی نظر سے دائرۂ اسلام اور تسنن سے خارج ہے اور اس اعتقاد واقوال کے ساتھ اوسکا ولی ہونا ممکن نہین ہے) یہ دعوی کب زیبا ہے۔

اور قادیانی کا یہہ کہنا کہ اعتقاد حیات مسیح علیہ السلام شرک کا ستون ہے ان تمام صحابہ وتابعین وتبع تابعین ائمہ مجتہدین اور آنحضرت کے وقت سے اسوقت تک کے عام مسلمین کو جو حضرت مسیح علیہ السلام کو زندہ سمجھتے ہین اور قیامت سی پہلے اون کے نزول کے معتقد ہین مشرک بنانا ہے اور یہ امر جیسا کفر ہے محتاج بیان نہین ہے۔

اس تفصیل سے ثابت ہوا کہ جو کچھ ہمنے سوال سائل کے جواب کہا اور قادیانی کے حق مین فتوی دیا ہے وہ صحیح ہے۔ کتاب وسنت واقوال علماء امت اسکی صحت پر شاہد ہین اب مسلمانون کو چاہئے کہ ایسے دجال کذاب سے احتراز اختیار کرین اور اُس سے وہ دینی معاملات نکرین جو اہل اسلام مین باہم ہونے چاہئے نہ اسکی صحبت اختیار کرین اور نہ اوسکو ابتداءً سلام کرین اور نہ اوسکو دعوت مسنون مین بلاوین اور نہ اوسکی دعوت قبول کرین اور نہ اوسکے پیچھے اقتدا کرین۔ اور نہ اوسکی نماز جنازہ پڑین اگر انہین اعتقادات واقوال پر یہہ رحلت کرے۔ واللہ الموفق للعمل والقبول۔

الراقم العاجز سید[1] محمد نذیر حسین غفرلہ ولوالدیہ

تصدیق علمائے دہلی و اکثر علمائے عرب و بخارا و غیرہ بالا

حسبنا اللہ بس حفیظ اللہ

اسمیں شک نہیں کہ قادیانی کجرو۔ بیدین بدعت ضلالت نکالی ہے اور اپنی تحریرات میں اس وقت ظاہر کی ہر اپنے حال اور اعتقاد میں بیماری ہر طرح ہے کلمات شارع اور نصوص کی تحریف کی ہر اور ان باتوں کا جو دین سے بداہتاً ثابت ہیں انکار کیا ہے۔ وہ اور اوس جیسے دوسرے دین کے چور ہیں اور وہ دجالین کذابین اور ملعون شیاطین سے ہیں۔ خدا اوسکو توبہ کی توفیق دے یا ذلیل کرنے والے عذاب میں مبتلا کرے۔

لا ریب ان القادیانی الغبی العنوی ابتدع بدعۃ ضلالۃ وابرز فی تحریراتہ سقما وھجرا ورزا فی قلبہ وعقیدتہ مرضا وعلا الزقد حرفہ عن مواضع الکلم والنصوص وانکر ما ھو من ضروریات الدین فھو واشباہہ من سرقۃ الدین والصوص ای لا شک ان ھذا من الدجالین الکذابین والشیاطین الملاعین تاب اللہ علیہ او ابتلاہ بالعذاب الھمین یارب العلمین

محمد عبد الجبار عمر پوری عفی عنہ

اسمیں شک نہیں کہ جو شخص ان باتوں پر اعتقاد رکھے جو فتوے میں مذکور ہیں۔ وہ ملحد ہے۔ کیونکہ ایسا اعتقاد رکھنے والا اکثر اعتقادات ظاہر شریعت کا منکر ہے۔ اور اسکا حکم مخفی نہیں ہے۔

لا شک فی ان من اعتقد ما ھو فی جواب المجیبین الذین صرحوا بما لہ ذلک المعتقد فھو ملحد لان ذلک المعتقد منکر اکثر ظواھر الشرع وحکمہ مثل المنکر مما لا یخفی +

کتبہ حسین دہلوی کلٹر الہ آباد دکن

[1] یہ حضرت شیخ الکل کا قلم خود دستخط ہے۔

طریقۃ ھذا الدجال طریقۃ ضالۃ یشھد علی ردھا النصوص وقد اصاب من اجاب عفی اللہ عنہ	اس دجال کا طریق گمراہی کا طریق ہے اوسکا نصوص کو رد کرنا اسپر گواہ ہے

اس کے حق مین جو جواب لکھا ہے وہ درست ہے۔

اسحاق بن عبد الرحمن عربی

الجواب صحیح۔ ترجمہ جواب صحیح ہے۔

محمد بن حسن بن احمد عربی

کل الجواب صحیح لا ریب فیہ ومن انکر فھو ملحد زندیق	جواب سب کا سب صحیح ہے اسمین کوئی شک نہین جو اسکے مضامین کا منکر ہے وہ ملحد اور چھپا مرتد ہے۔

ابو عبد المنان محمد عبد الرحمن

الحق لا یتجاوز عما فی ھذہ الاوراق فماذا بعد الحق الا الضلال	حق اس بیان سے متجاوز نہین جو ان اوراق مین ہے پھر حق چھوڑکر بجز باطل کیا ہوگا۔

ابو الحسن سید محمد ۱۳۰۵ — سید محمد عبد السلام

ھذا حکم صحیح لا ریب فیہ	اس فتوے کا حکم صحیح ہے۔ اسمین کوئی شک نہین

سید حمد شاہ پوری

من اعتقد ما فی السؤال لا ریب فیہ انہ مضل وضال وکذاب مفسد دجال لیس فی ردتہ وزندقتہ وکفرہ مقال قاتلہ اللہ المتعال۔	جسکا یہ اعتقاد ہو جو سوال مین مندرج ہے اسکی نسبت کوئی شک نہین کہ وہ خود گمراہ ہے اورون کو گمراہ کرنیوالا۔ کذاب ہے دین مین فساد ڈالنیوالا اسکے چھپے مرتد ہونے اور کفر مین کوئی گفتگو نہین۔ خدا اوسکو ہلاک کرے۔

حررہ الراجی رحمۃ اللہ ابو عبد اللہ محمد فقیر اللہ الکھنوی الشاہ پوری

اقول بتوفیق اللہ الوھاب انہ لا ریب فی صحۃ ھذا الجواب وانہ لا شک فی کفر مرزا الکذاب	مین خدا وہاب کی توفیق سے کہتا ہون کہ اس جواب کی صحت مین کوئی شک نہین اور نہ اس کذاب

قادیانی کے کفر مین شک ہے۔

محمد یوسف

جس شخص کے ایسے عقائد اور اقوال ہون اوسکے کفر مین کچھ شبہ نہین فقط ۱۲

قادر علی عفی عنہ

حضرت اوستاذنا وشیخنا وشیخ الاسلام مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی ادام اللہ برکاتہ نے جو کچھ زیب رقم فرمایا ہے مجھے اس سے دلی اتفاق ہے۔

محمد حسین پٹیالوی

جواب صحیح اور درست ہے۔

عبد الکریم

محمد کرم اللہ — محمد یحیی ابو الحسنات — محمد الطاف حسین عفی عنہ — محمد زکریا عفی عنہ — ابو الفضل محمد عبد الرحمن

ابو الفضل محمد نصیر الدین — ابو محمد عبد العزیز — محمد مبین خان — خادم العلما محمد عیسی — ابو محمد ثابت علی

افاد المجیب واجاد۔ مجیب نے اس جواب سے لوگون کو فائدہ پہنچایا۔ اور جواب کہرا دیا۔

ابو اسمٰعیل یوسف خانپوری

اصاب المجیب۔ جواب دینے والے نے درست کہا ہے۔

محمد سراج الدین

الجواب صحیح والمجیب نجیح۔ جواب صحیح ہے اور مجیب رستگار۔

محمد

مرزا قادیانی کی بعض تصنیف فقیر کی نظر سے گذر چکی تھی فی الحال یہہ سوال وجواب سنا گیا بے شک مرزا قادیان اہل اسلام سے خارج ہے اور سخت ملحد اور ایک دجال دجالون مخبر عنہا سے ہے اور پیرو اوسکے گمراہ ہین فقط

سجادہ نشین نقشبندیہ خلیفہ امام علی شاہ مرحوم ہڑچڑ پنجاب

فقیر مسعود دہلوی

الجواب صحیح - یہ جواب صحیح ہے -

حبیب احمد

من اعتقد ما فی السوال لاشک انہ الدجال - جسکا یہ اعتقاد ہو جو سوال مین ہے - وہ بلاشک دجال ہے -

فتح محمد فتحپوری مدرس دہلی

ومن کان اعتقادہ مخالفا لاہل السنۃ والجماعۃ فہو بلا ریب خارج عنہ سیما من کان اعتقادہ مما ہو فی ہذا السوال مرقوم فہو قطعا زندیق و مرتد

جس شخص کا اعتقاد اہل سنت وجماعت سے خارج ہو وہ بلاریب انکی جماعت سے خارج ہے اور خاصکر جس شخص کا یہ اعتقاد ہو جو سوال مین مرقوم ہے وہ قطعاً چھپا کافر و مرتد ہے -

محمد امان اللہ

انکان کذا فکذا - اگر قادیانی نے ایسا کہا ہے جو سوال مین ہے تو اوسکا یہی حکم ہے جو جواب مین ہے کہ وہ دجال و کذاب ہے اور پابندی اسلام سے خارج ہے -

حررہ عبد القادر

الجواب صحیح و المجیب نجیح - جواب صحیح ہے - اور مجیب رستگار -

محمد عثمان

حقیقت مین ایسا شخص منجملہ ان دجالون کے ایک دجال مگر بڑا بھاری دجال بلکہ اسکا عم دخال ہے اس زمانہ کی کیا خصوصیت ہے اسی ملک پنجاب مین کہ جہانکا ہیولے بڑا قابل ہے لوگونکی سادہ لوحی اس بات کی مقتضی رہتی ہے کہ کوئی نئی صورت پنہائی جاوے مذہب

بیکوک بہی محمد حسین نے فرخ سیر کے عہد مین جاری کیا تہا اور نبوت و ولایت مین ایک مرتبہ مانا اور ایک کتاب بھی گہڑی جسکے سیکڑون پڑہے لکہے سادہ لوح بہی معتقد ہو گئے تہے۔ ہنود مین بھی آریہ مذہب پنجاب والون نے جلد قبول کیا۔

سب باتون سے قطع نظر کیجئے کہ اُن احادیث کی تاویل اور آیات کی تاویل جو وہ کرتے ہین محض جاہلانہ جگر بندی ہے جیسا کہ دہری اور عام جہلا کیا کرتے ہین مگر جب یہ تاویلات صحیح مان لیجاوین کہ مسیح ابن مریم سے یہہ مراد اور قتل خنزیر سے یہہ الخ تو پھر میان قادیانی کو کیا ترجیح ہے کہ وہ مسیح موعود مانا جاوے جسکو نہ علم ہے نہ فضل نہ خاندان نبوت سے ہے اگر مسیحائی کا ایسا ہی بازار گرم ہے تو اور اچھے اچھے شخص اسکی مستحق ہین مگر معاذ اللہ اونکو اس روٹی کمانے کے دہندے سے کیا کام خدا کی پناہ کہ وہ ایمان ضائع کرکے مریدون کی ہان کا حلوا پوری اوڑاوین۔ اگر یہی آزادی اور الحاد کا دریا پنجاب مین موج زن رہے گا تو کوئی شبہ نہین کہ امروز فردا مین کوئی نبوت[1] کا مدعی بہی کہڑا ہو جاوے گا اور اسکے بعد کوئی موٹا تازہ دولت والا خدائی کا دعوی کر بیٹھے گا اور قطعاً سیکڑون پنجابی سادہ لوح انکے بہی مرید ہو جاوین گے۔ معاذ اللہ اس جہل و خرافات کا کیا ٹھکانا ہے۔ اللہ قادیانی کو ہدایت نصیب کرے آمین

ابو محمد عبد الحق تفسیر مؤلف قانی

علماء کانپور و علی گڈہ وغیرہ

جس شخص کے یہ عقائد اور مقالات ہین جو سوال مین مذکور ہوئے۔ وہ بیشک دائرہ اسلام سے خارج اور ملحد و زندیق ہے نعوذ باللہ من شرورہ۔

محمد لطف اللہ محمد عثمان

[1] مولوی عبد الحق صاحب نے اس عبارت کو لکہنے کے وقت تک قادیانی کے دو رسائل توضیح مرام و ازالہ اوہام نہ دیکہے تہے جنمین قادیانی نے نبوت کا دعوے کیا ہے۔

(216)

لما ثبت ان القادیانی ینکر وجود الملائکۃ علی ما
جاء بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وینکر نزول جبریل علیہ السلام
ویقول ان الملائکۃ عبارۃ عن ارواح السیارات والنفوس
الفلکیۃ ویقول ان لیلۃ القدر عبارۃ عن الزمان الظلمانی
الذی ینقطع فیہ البرکات السماویۃ ویقول نزول عیسی
ابن مریم ورفعہ الی السماء بجسدہ العنصری من المستحیلات
ومن الاباطیل ویقول ان المراد بخاتم النبوۃ ھو خاتم
تشریع جدید لا خاتم مطلق النبوۃ ویقول ان سلسلۃ
مطلق النبوۃ جاریۃ غیر منقطعۃ بعد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم
الی یوم القیامۃ ویقول ان المسیح الموعود فی الشریعۃ
المحمدیۃ لیس ھو عیسی ابن مریم الذی فات بل الموعود
مثیلہ وھو انا الذی انزلنی اللہ فی القادیان وانا
الذی نطقت بہ السنۃ والقرآن ویقول المراد
بالدجال الذی نطقت بہ السنۃ منکری عقیدتی
ویقول ان ظواھر النصوص مصروفۃ عن ظواھرھا
وان اللہ تعالی ینزل بین مراداتہ بالاستعارات
والکنایات ومثل ذلک من الاباطیل الخرافات
اعاذنا اللہ من کل ذلک فلا شبھۃ عندی فی کفرہ
وکفر کافر متعنت معاند للشریعۃ المحمدیۃ یرید
ابطالھا سود اللہ وجھہ۔

چونکہ یہ امر ثابت ہو چکا ہے کہ قادیانی وجود
ملائکہ کا جو آنحضرت ؐ نے بیان کیا ہے منکر ہے
اور نزول جبرئیل کا منکر ہے اور اس امر کا قائل ہے
کہ ملائکہ ستارو کی ارواح اور نفوس فلکیہ ہیں اور وہ
قائل ہے کہ لیلۃ القدر سے وہ تاریک زمانہ مراد ہے
جسمیں برکات آسمانی منقطع ہو جاتی ہیں اور
وہ قائل ہے کہ حضرت عیسے کا اپنے جسم سے
آسمان پر جانا اور نازل ہونا محال ہے اور وہ
قائل ہے کہ ختم نبوت سے نئی شریعت والی نبوت
کا ختم ہونا مراد ہے نہ مطلق نبوت کا ختم ہونا
اور وہ قائل ہے کہ مطلق نبوت کا سلسلہ آنحضرت
کے بعد قیامت تک جاری ہے اور وہ قائل ہے
کہ جس مسیح کے آنیکا شریعت محمدی میں وعدہ دیا گیا
ہوا وہ مسیح عیسے ابن مریم مراد نہیں جو فوت ہو چکے ہیں
بلکہ اور کامثیل قادیانی مراد ہے جسکو خدا نے قادیان میں
اوتارا ہے اور قائل ہے کہ دجال سے اوسکی منکر مراد ہیں
اور قائل ہے کہ قرآن و حدیث کے ظاہر معانی سے پھیرا ہوا ہے
اور خدا تعالی اپنی مراد کو ہمیشہ استعارہ نہیں بیان کیا
کرتا ہے ایسی ہی اور خرافات باطلہ اس سے ثابت ہو چکی
ہیں۔ لہذا میرے نزدیک اوسکے کفر میں کوئی شک نہیں ہے
وہ کافر ہے بدکردار شریعت محمدیہ کا مخالف۔ اوسکو باطل کرنا چاہتا ہے۔ خدا اوسکا منہ کالا کرے۔

محمد اسمٰعیل

ما اتی به المجیب فهو حق حقیق بالقبول ولا ریب فی ان القادیانی جاحد لاصول الشریعة الغراء المحمدیة ومن جاحدها فلا ریب فی کفره اللهم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعه وارنا الباطل باطلا ووفقنا لاجتنابه وانا العبد الکئیب المستغفر للذنوب محمد ایوب الکولوی صانه الله عن الذنب الجلی والخفی۔

جو کچھ مجیب نے بیان کیا ہے وہ حق ہے اور قبول کے لائق ہے اسمین شک نہین ہے کہ قادیانی شریعت محمدیہ کے اصول کا منکر ہے اور جو انکا منکر ہو اوس کے کفر مین کوئی شک نہین۔ ای خدا تو ہمین حق کو حق کرکے دکھا اور اوسکی پیروی نصیب کر اور باطل کو باطل کرکے دکھلا اور اوس سے اجتناب کی توفیق دے

مین ہون بندہ گنہگار بخشش کا خواستگار

محمد ایوب ساکن کول

علماء بنارس و اعظم گڈہ وغیرہ

ہمنے رسالہ فتح اسلام و توضیح المرام وغیرہ جو مرزا غلام احمد قادیانی کے نام سے چھپے ہین دیکھے اور انمین وہ مقالات اور عقائد جو فتوے مین نقل کئے ہین پائے ہماری نزدیک ان عقائد کا معتقد اور ان مقالات کا قائل احاطۂ اسلام سے خارج ہے اور دجال کذاب ہے

حکیم محمد حسین بنارسی

مجھکو بھی مولوی حافظ حکیم محمد حسین کی تحریر سے اتفاق ہے۔

امام مسجد جامع اہلحدیث بنارس

محمد عبد الرحمن عفی عنہ

الجواب صحیح۔ جواب صحیح ہے۔ + الجواب صحیح۔ جواب صحیح ہے

محمد عبد المجید

حیات محمد عفی عنہ

215

جس شخص کا ایسا عقیدہ ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے واللہ اعلم

محمد القادر
فقیر عبد

جناب مولوی حافظ حکیم محمد حسین صاحب کی تحریر سے مجکو اتفاق ہے واللہ اعلم بالصواب

العبد المغفور ولی اللہ

بیشک ان عقائد کا معتقد دجال وکاذب ہے۔

شمس الدین احمد عفی عنہ

علماء ارہ وغازی پور ومہدانوان وغیرہ

مجھے اس جواب کے ساتھ پورا اتفاق ہے بے شک مرزا کے خیال کا آدمی احاطہ اسلام سے خارج ہے واللہ اعلم۔

ابو الخیر محمد ضمیر الحق الآروی

الجواب صحیح۔ جواب صحیح ہے۔ جواب باصواب ہے

الحسین — محمد اسمٰعیل

ہمنے جمانکہ اقوال مرزا قادیانی کے دیکھے اور سنے اون اقوال کے رو سے قادیانی احاطہ اسلام سے خارج ہے۔

مین اس کے ساتھ پورا متفق ہون

وصیت علی

ابو محمد ابراہیم

گر مسلمانی ہمین ست کہ مرزا دارد ۔ وای گر دیں امر مزبور فردا

اس جواب سے مجھے اتفاق ہے واللہ تعالے اعلم عبد الغفار

مین نے ان اوراق کو اول سے آخر تک پڑہا اور مرزا کے عقائد ومقالات کو اور اسکی اصل تصانیف مین بھی دیکھا میری رائے مین یہ ضرور ان عقائد ومقالات کی نظر سے دجال کذاب ہے، اور پکا بیدی اسلام واہل سنت سے خارج ہے۔ کتبہ محمد عبد اللہ غازی پوری

مین بھی اس جواب کے ساتھ پورا اتفاق ظاہر کرتا ہون۔

ابو عبد الرحیم ادریس

علماء رحیم آباد ضلع دربھنگہ ترہت

الحمد للہ القاہر فوق العباد الحافظ لدینہ عن شرور الکذابین اھل الفساد ھو الذی فطر الانام علی فطرۃ الاسلام وجبلھم علی الملۃ الحنفیۃ السمحۃ البیضاء وھو ذو الجلال والاکرام ثم ضلوا وتھودوا وتنصروا والحد وا فی ایاتہ فبعث فیھم رسلہ منھم ومعجزاتہ فامتثل واعد الشرع والارکان واوضح لھم سبل السلام باوضح البیان فزد قوابہ السلوک علی منھاج الھدایہ وفازوا بایاتاعدکم السعادہ ثم ارتد من ارتد عن دینہ وافتری علی اللہ کذبا وکذب علی رسولہ کما قال الحمد حطبا فاتی اللہ بقوم افلۃ علی الملوم متناعرۃ علی الکفر متن

تب ربیون کا خدا تعالی مستحق ہے۔ جو تمام بندون پر غالب ہے۔ اور اپنے دین کا اہل فساد کی شرارتون سے محافظ۔ وہ جسنے لوگون کو فطرت اسلام پر پیدا کیا۔ اور دین یکسو۔ آسان۔ روشن (اسلام) انکی جبلت مین رکہا۔ پر وہ اپنی فطرت کو چھوڑ کر یہودی نصرانی اور ملحد بن گئے۔ تو خدا تعالے نے انہی مین سے ایک رسول معجزون کے ساتہ انمین بھیجا۔ اس رسول نے شرع کے قواعد اور ارکان بنا دیئے اور سلامتی کو راستے خوب اچھی طرح موہیا۔ جسکی برکت سے لوگ ہدایت کی راہ چلنے لگے اور آپکی پیروی

فنصروا الحق وحاربوهم وجادلوهم فكب
المفترون على منهاخرهم خاسرين منهم الذين
حرفوا الكلم عن مواضعه من بعد ما تحقق فوفق
الله من عباد الناصرين المنصورين على الحق
لتشويش مسالكهم وخرم نطاقهم فاستاصلوا
بنيانهم وما اسسوا ومحوا عن صفحات الدهر
اباطيلهم وما تنفسوا الم تر الى الذى يدعى انه المسيح
الموعود نزوله وما تفوه من المفتريات التى يابى الله
عنها ورسوله كيف اجترى على ذالك وتبوء مقعده
من النار والنصوص فى الباب واضحة ليس فيها
من الاسرار فان الاحاديث الواردة فى نزول المسيح
بعضها لبعض مفسرة فقتل الانسان ما اكفره اولا
يرى ان فى بعض الاخبار قد ورد لفظ المسيح وفى
بعضها عيسى بن مريم وفى بعضها ابن مريم فقط
وفى بعضها عيسى ابنى الله وفى بعضها جملة
واما منكم منكم وقعت حالا فلو كان اطلق المسيح
على سبيل الاستعارة فلا معنى لهذه القيود
والتصريحات يا للعجب من اجتراء شرار
الخلق الذى يضل الناس فى حلية اهل الصلاح
والدلق فلله در من شمر عن ساق جده فى
ابطال مزخرفاته وشد ميزره لازالة ترهاته

سے وہ سعادت کو پہنچے۔ پہر بعض لوگ دین سے
پہر گئے اور خدا پر جہوٹ باندھنے لگے۔ اور رسول خدا پر
افترا کرکے دوزخ کا ایندھن بنے۔ تو خدا نے
ایسے لوگون کو پیدا کیا جو مومنون کے آگے جہک
جانیوالے۔ اور کافرون پر غالب آنے والے تہے
وہ حق کے مددگار ہوئے۔ اور ان مرتدون مفتریون
سے لڑے۔ اور جہگڑے۔ وہ مفتری اوندھے
کرکے ناک کے بل گرائے گئے۔ اور خسارہ مین
پڑے۔ انمین سے ایسے لوگ بہی ہوئے جو خدا کے
کلام کی اسکے ٹھکانے (معانی) سے تحریف کرتے
ہین۔ بعد اسکے کہ وہ کلام ان معانی مین ثابت
و متحقق ہو چکا تہا سو خدا تعالیٰ نے اپنے بندون سے
ایسے لوگون کو جو حق کے مددگار اور خدا کی طرف سے
حق پر مدد دیئے گئے ہین ان محرفین کی باتون کو
پراگندہ کرنے اور انکی کمر بند توڑنے کی توفیق دی
پس ان حقانیون نے انکی بیخ و بنیاد اکھاڑ دی
اور صفحہ روزگار سے انکی باطل باتین مٹا دین۔
ان محرفین مین سے تمنے اس شخص کو جو مسیح موعود ہونیکا
مدعی ہے نہین دیکہا اور اسکی جہوٹی باتون کو جنسے خدا
اور اسکے رسول اپنی کلام مین انکاری ہین نہین سنا
اسنے اس افترا پر کیونکر جرأت کی اور اپنے لئے آگ مین جگہ
بنائی۔ مسیح موعود کی باب مین جو نصوص اور احادیث

فانه اتی بشئی عجیب لایدرکه الا المدرب اللبیب وجاهد مجاهدة اللسان وشوش مسلکه بالقلم والبیان وقعد لکل مرصد حتی احجره وانخزم عدو الله وهرب عن کل مشهد جزاه الله عنا وعن سائر المسلمین خیر الجزاء وفتح علیه ابواب البرکات بکرة وعشیا وانا العبد الملتقر عبد الحق

عیسی نبی اللہ۔ بعض ہین یہ جملہ بڑہا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ ایسے حال مین آئینگے کہ اسوقت تمہارا امام سو موجود ہوگا۔ سو اگر سیہ سو مودے سے یہی قادیانی مطلوب ہے تو پہر ان قیدون اور بیانات احادیث کی کوئی ضرورت نہین ہین اس بدبین مخلوق کی دلجوئی کے لیے کہ فقرا و اہل اسلام کا لباس پہنکر مخلوقات کو گمراہ کر رہا ہے جو شخص اسکو ملہمہ سازیون کے ابطال کے لئے پندرہ کھوکھلا دلائل کس کر کوشش کر رہا ہے اسکی یہ نیکی خدا ہی کو لئے ہے وہ اسکو جواب مین ایسی عجیب بات لایا ہے کہ اسکی خوبی کو جو ذرا ہوشمند ہے نہین کہا جا سکتا۔ وہ اس سوء ذاتی جہاد کر رہا ہے اور قلم و بیان سے اسکی باتون کو پرگندہ کرتا ہے اور ہر ایک گھرانے مین اسکو مقابلہ کے لئے جما ہوا ہے یہانتک کہ اسکے مسلمانون سے لڑ کیا اور خدا کا دشمن ہر ایک میدان سے بہاگ گیا۔ شد اثابه الله وجعل شخص کو جو سب مسلمانون کی طرف جزا خیر دے اور صبح و شام اسپر اپنی برکات نازل کرے۔ عبد العزیز رحیم آبادی

هکذا اقول فیه واعتقادی وبه نلتقی وعلیه اعتقادنا۔ عبد الرحیم رحیم آبادی

علماء بھوپال وعرب وغیرہ

اسلام خصوصاً مذہب اہل سنت مین یہ عقائد و مقالات داخل نہین ہین مرزا قادیانی ان عقائد و مقالات کی نظر سے مانند وجودیہ وغیرہ اہل بدعت کے دجالین کذابین مین داخل ہے اور مرزا کے ان عقائد و مقالات مین پیروان و ہم مشربون کو ذریات دجال کہہ سکتے ہین اور ایسے عقائد و مقالات کے ساتھ کوئی شخص شرعاً اور عقلاً دلی اور ملہم و محدث و مجدد نہین ہو سکتا ہے دلیل اسکی حدیث ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ ہے

قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اباءکم فایاکم وایاهم لا یضلونکم ولا یفتنونکم (رواه مسلم)

کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ آخر زمانہ مین دجال کذاب پیدا ہونگے جو تمکو ایسی باتین کہینگے جو نہ تم نے سنین ہونگی نہ تمہارے بزرگون نے۔ تم بچے رہنا وہ تمکو گمراہ نہ کردین۔ اور بہکا نہ دین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah.